وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ

دیو آ گئے

www.KitaboSunnat.com

اعداد:
محمد طاہر نقاش

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقيق الاسلامي کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقيق الاسلامي کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دیو [illegible] آگئے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

دیوبند سے آئے

اعداد: .... محمد طاہر نقاش

پہلا ایڈیشن .... فروری 2010

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

• لاہور۔ دارالاندلس 37230549 ۔ دارالسلام شوروم 37232400 ۔ مکتبہ قدوسیہ 37230585 ۔ مکتبہ سلفیہ 37237184 ۔ کتاب سرائے 37320318 ۔
اسلامی اکیڈمی 37357587 ۔ نعمانی کتب خانہ 37321865 ۔ مکتبہ رحمانیہ 37224228 ۔ مکتبہ دارالھدیٰ 37639557 ۔ البلاغ 35717842 ۔
• راولپنڈی۔ مکتبات علمیہ کمیٹی بازار 5535168 ۔ • اسلام آباد۔ مسعود اسلامک بکس 2261356 ۔ البلاغ 2281420 ۔ دارالسلام شوروم 0321-5370378 ۔
• کراچی۔ فضلی سنز 32212991 ۔ مکتبہ دارالقرآن 021 32211996 ۔ علمی کتب خانہ اردو بازار 32628939 ۔
فیصل آباد۔ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار 631204 ۔ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار 041-2628292, 0300-9628021
مکتبہ رحمت اشفیہ 0333-2607264
سیالکوٹ۔ مکتبہ رحمانیہ ناصر روڈ سیالکوٹ 052-4591911

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رحمٰن مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 0300-4453358, 042-7361428

المکتبۃ الحسانیہ
99 ۔ جے ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
نمبر ....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ

دیو بند آ گئے

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 042-7361426, 0300-4453358

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست

❀ سچی بات: ''دیو'' کون تھے، کہاں سے آئے تھے؟؟ 6

❀ مسلمانوں کا اسٹیٹ بنک 9

❀ اندھیری غار کے قیدی 13

❀ جنت کا مسافر 20

❀ دیو آ گئے 25

❀ اہم کپڑا 28

❀ خادم خلیفہ اور گمنام مسیحا 30

❀ موت کی تلاش میں 40

❀ سب کے لیے رحمت و محبت 61

❀❀❀

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سچی بات

”دیو“ کون تھے، کہاں سے آئے تھے؟؟

پیارے مجاہد بچو!

اللہ کرے ہمیشہ جگنو کی طرح چمک کر اپنے ایمان و عقیدہ اور اسلامی حمیت و غیرت کی روشنی سے زمانے کو چمکاتے اور دمکاتے رہو۔ ہم آپ کے پاس آ گئے ہیں ایک نئی کتاب لے کر، جس کا نام ہے ”دیو آ گئے!“ بڑا عجیب نام ہے، ہم تو مسلمان ہیں اور ہم تو کسی طرح بھوت پریت اور جنوں پریوں کے قصوں پر یقین نہیں رکھتے، تو پھر ہماری منہجی تحقیقی اسٹیج (دارالابلاغ) سے دیو و پریوں کی کہانیاں کیسے آپ کے لیے پیش کی جا سکتی ہیں......تو پھر یہ ”دیو“ کون ہیں...... کہاں سے آئے ہیں؟......اور کیوں آئے ہیں؟...... یہ جاننے کے لیے آپ کو یقیناً یہ کتاب پڑھنی پڑے گی......

اس کے علاوہ اس کتاب میں اور بھی بہت سی سچی تاریخی اسلامی تربیتی و منہجی کہانیاں ہیں۔ وہ بھی آپ کو بہت کچھ سکھائیں گی اور سوچنے پر مجبور کریں گی۔

اب آپ اس کتاب کا مطالعہ کر کے ہمارے لیے دعا کریں کہ ہم آپ کے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لیے مزید مفید کہانیاں پیش کر سکیں۔ اچھا!......تو پیارے بچو! آپ ضرور بے قرار ہوں گے کہ ہم ''دیو آ گئے'' والی کتاب جلدی سے پڑھنی شروع کریں......تو ٹھیک ہے اب میں آپ کے سامنے سے ہٹ جاتا ہوں، تاکہ آپ خود اپنی تخیل وتصور کی آنکھ سے تاریخ اسلامی کے بپا ہونے والے مناظر براہ راست دیکھ سکیں۔ تو آئندہ نئی آنے والی کتاب...... پتا ہے کون سی ہے؟......لو آپ کو بتا ہی دیتے ہیں...... اس کا نام ہے......لاش غائب ہوگئی......لاش!......اور غائب ہوگئی!!!؟......دیکھ لیں ہو گئے ناں حیران......تو اس کتاب کے آنے تک مجھے اجازت دیں۔ اللہ حافظ، فی امان اللہ

آپ کا بھائی

خادم کتاب وسنت

محمد طاہر نقاش

۲۴ ستمبر ۲۰۱۰ء۔ لاہور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کا اسٹیٹ بنک

مسجد نبوی وہ جگہ ہے جو مسلمانوں کی عبادت گاہ بھی تھی اور اسلامی ریاست کا مرکز بھی۔ اس ہیڈ کوارٹر سے رسول اللہ ﷺ نے 28 غزوات کی تیاری خود فرمائی اور 56 کے قریب ایسی جنگوں کی پلاننگ کی جن کی کمان صحابہ رضی اللہ عنہم کے سپرد کی۔ یہ مسجد نبوی وہی جگہ ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے عدالتی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا اور پانچ سو سے زائد مقامات کے فیصلے خود فرمائے۔ یہ مسجد نبوی مسلمانوں کا ''اسٹیٹ بنک'' بھی تھا' جہاں مسلمانوں کا سارا مال جمع ہوتا تھا اور آمد و اخراجات کے حساب ہوتے تھے۔ اسی مسجد نبوی میں ریاض الجنۃ کے پیچھے ایسا چبوترہ بھی ہے جسے ''صفہ'' کہا جاتا ہے۔ یہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت ہوتی تھی اور وہ پڑھائے جاتے تھے۔ اسی مسجد میں بیرونی دنیا سے مہمان آتے تھے اور مختلف لوگوں سے معاہدے ہوتے تھے' یعنی یہ مسجد کے ساتھ ساتھ گیسٹ ہاؤس بھی تھا۔ مہمانوں کے لیے مسجد کے صحن میں خیمے لگتے تھے اور ضیافت ہوتی تھی۔ الغرض! مسجد نبوی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسلامی ریاست اور اسلامی معاشرے کا ایک ایسا مرکز تھی کہ جس میں دین اسلام کے سارے احکامات واضح طور پر دکھائی دیتے ہیں۔

اس مسجد کی زیارت کرتے ہوئے انسان میں دو طرح کے جذبات و احساس کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور مسنون زندگی اپنانے کا جذبہ اور دوسرا وہ کام جو رسول اللہ ﷺ نے اس مسجد میں سرانجام دیا۔ اس کام کو اپنی اپنی سرزمین میں انجام دیے اور پوری دنیا میں اسے قائم کرنے کا احساس، کیونکہ یہ مسجد مسلمانوں کو اس سنہری دور کی یاد دلاتی ہے جو دنیا کا سب سے بہترین معاشرہ اور دور تھا۔

مسجد نبوی ﷺ ایک نظر میں

مسجد نبوی کی سرزمین کے اولین مالک دو یتیم بچے سہل اور سہیل تھے۔ قطعہ زمین کی قیمت سکہ اس وقت کے مطابق دس دینار تھی۔ بنیاد رکھنے والے خود نبی ﷺ تھے اور مسجد کے تین دروازے تھے۔

مسجد نبوی میں پہلی مرتبہ محراب عمر بن عبدالعزیز نے بنائی تھی۔ اس سے پہلے مسجدوں میں محراب نہیں ہوا کرتی تھی مسجد کے چاروں کونوں پر چار مینار تعمیر کیے گئے جن کی اونچائی ۸۷ فٹ تھی۔ اب شاہ فہد بن عبدالعزیز کے دور میں توسیع شدہ مسجد کے تین حصے ہیں:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱) تہہ خانہ (۲) زمینی منزل (۳) پہلی منزل

تہہ خانہ کی اونچائی 4 سے 10 میٹر اور زمینی منزل کی اونچائی 14 سے 25 میٹر ہے۔ جبکہ پہلی منزل (بشمول نئی اور پرانی توسیع) برآمدے اور 366 ستونوں پر مشتمل ہے۔ تہہ خانہ کو مسجد میں پہنچانے والی سہولتوں' مثلاً: الیکٹرونیکل کے آلات، ایئر کنڈیشنڈ سسٹم کی مشینری، فائر سسٹم، کمپیوٹرائزڈ نظام اور اسٹور کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ جب کہ زمینی اور پہلی منزل نماز کے لیے استعمال ہوتی ہے مسجد میں ٹھنڈک پہنچانے کے لیے دنیا کا سب سے بڑا ایئر کنڈیشنڈ پلانٹ مسجد سے سات کلو میٹر دور لگایا گیا ہے۔ توسیع کے بعد مسجد کا کل رقبہ 8500 مربع میٹر ہو گیا ہے۔ مسجد اور اس کے ارد گرد میدانوں میں عہد رسالت کا پورا مدینہ شامل ہو گیا ہے مسجد کے گرد میدانوں کا کل رقبہ 235000 مربع میٹر ہے۔ پہلے مسجد نبوی ﷺ کے چار مینار تھے' جن کی اونچائی 60 اور 70 فٹ تھی۔ اس میں چھ میناروں کا اضافہ کیا گیا ہے' اس طرح میناروں کی بلندی 104 میٹر ہے' تہہ خانہ میں ستونوں کی تعداد 2554 ہے۔ مرکزی صحن' یعنی زمینی منزل میں 2174 ستون ہیں۔

مسجد میں داخلے کے 14 بڑے راستے ہیں جب کہ نو مرکزی گیٹ ہیں۔ موجودہ دروازوں کی تعداد سولہ ہے۔ بہتر اور دروازوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس طرح مسجد کے دروازوں کی کل تعداد 88 ہو گئی ہے۔ چھت پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جانے کے لیے اٹھارہ عام سیڑھیاں اور چھ برقی سیڑھیاں ہیں۔ مسجد کی خوشنما چھتوں میں لٹکے ہوئے نہایت قیمتی اور دیدہ زیب فانوس مسجد کی خوبصورتی میں گرانقدر اضافہ ہیں۔ بڑے فانوسوں کی تعداد 68 ہے اور ان دائرہ نما فانوسوں کے چاروں طرف کلمۂ طیبہ "لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہ" کے الفاظ کندہ ہیں۔ حجاج کرام کے لیے تقریباً 7996 وضو خانے بنائے گئے ہیں۔ 550 ٹھنڈے پانی کے کولر ہیں اس کے علاوہ 4224 غسل خانے تعمیر کیے گئے ہیں۔

❁❁❁

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اندھیری غار کے قیدی

پرانے وقتوں کی بات ہے کہ تین شخص کہیں لمبے سفر پر جا رہے تھے۔ راستہ پہاڑی اور گھنے درختوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ چلتے چلتے سورج بادلوں کے پیچھے چھپ گیا اور پھر آسمان بادلوں سے بھر گیا۔ اس کے تھوڑی ہی دیر بعد زور سے بجلی کڑکی اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی، تینوں مسافر سیاہ بادلوں کے آتے ہی پناہ تلاش کرنے لگے تھے' لیکن انہیں کہیں بھی پناہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ جب بارش شروع ہوئی تو انہوں نے پناہ کی تلاش تیز کر دی' اسی دوران انہیں اچانک ایک پہاڑ کی ڈھلان میں غار نظر آیا تو تینوں غار دیکھتے ہی خوش ہوئے اور غار کی جانب دوڑ لگا دی اور غار میں جا گھسے۔ بارش مسلسل تیز ہو رہی تھی اور بجلی بھی کڑک رہی تھی۔ بجلی کی خوفناک کڑک اور ہر دم تیز ہوتی بارش سے ان کی پریشانی بڑھنے لگی اور وہ تینوں بارش تھمنے کی دعائیں کرنے لگے لیکن بارش تو تھمنے کے بجائے تیز تر ہو رہی تھی' اور اب تو ان کے دیکھتے ہی دیکھتے پہاڑوں میں نالے بہنے بھی شروع ہو گئے تھے جن کے ساتھ مٹی اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پتھر لڑھک لڑھک کر بہتے آ رہے تھے ۔ یہ منظر دیکھ کر ان کے خوف میں مزید اضافہ ہو گیا اور ان کی حالت انتہائی روہانسی ہو گئی' پھر اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا ایسے لگا جیسے پہاڑ گرنے والا ہو دھماکے کے ساتھ ہی غار میں اندھیرا چھا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب تھوڑی سی روشنی ہوئی تو انہیں اندازہ ہوا کہ ایک بہت بڑی چٹان نے ان کی غار کا منہ بند کر دیا ہے۔

تینوں حیران کہ اب کیا کریں...... یہ بڑی چٹان بھلا ہم سے کیسے ہٹے گی ، اب تو یہ غار ہم تینوں زندہ انسانوں کی قبر ہے۔ تینوں زندگی سے مایوس سے لگنے لگے لیکن ساتھ ہی ساتھ سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے !! بظاہر تو موت سے بچنے کی اب کوئی صورت نہیں ہے۔

ایک صاحب ان میں سے بولے : بھائی دیکھو! زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اسی سے زندگی کی بھیک مانگو۔ یہ بات سن کر سب کے چہرے چمک اٹھے' پھر وہ سب بولے: ہم میں سے ہر ایک نے زندگی کے کتنے ہی سال گزار لیے ہیں' بے شک ہم سے بہت سی کوتاہیاں بھی ہوئیں لیکن ہر ایک نے کبھی نہ کبھی تو ایسا کام کیا ہو گا جو صرف اپنے مالک کو راضی کرنے کے لیے ہو' ہمارا مالک بڑی قدرت اور طاقت والا ہے۔ سوچو ......! جس نے جو بھی کام خالص اپنے رب کی خوشنودی کے لیے کیا ہے اس کا واسطہ دے کر وہ اپنے مالک سے زندگی کی بھیک مانگے اور گڑ گڑا کر دعا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرے کہ اے اللہ رحیم و قدیر! تو جانتا ہے کہ ہم نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تھا' اے ہمارے رب! اسی کے طفیل تو ہمیں اس ناگہانی مصیبت سے نجات دے دے۔ اس مشورے سے سب نے اتفاق کیا۔ اندھیری غار میں انہیں زندگی کی کرن محسوس ہوئی اور ہر ایک نے باری باری اپنا واقعہ بیان کر کے اللہ تعالیٰ سے رحم کی درخواست کی۔

ایک صاحب بولے: میں مویشی چرایا کرتا تھا' میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ میں روزانہ صبح کو مویشی لے کر جنگل نکل جاتا اور شام کو واپس آتا گھر آ کر دودھ دوہتا، پہلے اپنے بوڑھے ابا اور اماں کو پلاتا' پھر اپنے بچوں اور گھر والی کو پلاتا' اسی طرح دن گزرتے رہے، اتفاق کی بات ہے کہ ایک دن میں چارے کی تلاش میں دور نکل گیا اور وہیں شام ہو گئی۔

گھر کے سب لوگ میرا راستہ دیکھتے رہے، سب ہی بھوکے تھے' پھر چھوٹے چھوٹے بچے' ان کا تو بھوک کے مارے برا حال تھا' میں رات گئے گھر پہنچا۔ بوڑھی اماں جان انتظار کرتے کرتے سو چکی تھیں اور بوڑھے والد محترم بھی انتظار کرتے کرتے سو گئے تھے۔ ہاں' بیوی اور بچے جاگ رہے تھے۔ مجھے بہت افسوس ہوا کہ میں نے دیر کر کے گھر والوں کو ستایا۔

اب میں نے جلدی جلدی دودھ دوہا اور پیالے میں بھرا اماں اور ابا کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پاس پہنچا۔سوچا انہیں جگا کر دودھ پلا دوں' اس لیے کہ بچے بھی بھوکے ہیں۔ بیوی تو خیر صبر کر لے گی لیکن بچے جو بھوک سے چیخ رہے ہیں یہ کیسے مانیں گے! لیکن دل نے کسی طرح گوارا نہ کیا کہ بوڑھے ماں باپ کی نیند میں خلل ڈالوں اور انہیں جگا کر پریشان کروں کیونکہ دونوں بوڑھے ماں باپ نہایت آرام سے سو رہے تھے۔

اب میں دودھ کا پیالہ لیے وہیں کھڑا تھا کہ جس وقت ان کی آنکھ کھلے گی تو فوراً پیش کر دوں گا۔ میں کھڑا رہا اور اماں' ابا سوئے رہے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے میرے پاؤں سے لپٹ کر چیختے رہے اور اپنی پیاری زبان میں مجھ سے دودھ مانگتے رہے' بچوں کی بھوک ان کی چیخ و پکار اور دودھ کے لیے ان ننھے بچوں کی بے قراری پر میرا دل لرز گیا اور میرا دل بے تاب ہو گیا لیکن یہ سوچ کر ماں باپ سے پہلے ان بچوں کو کیسے پلا دوں؟ میں نے ان کو دودھ کا ایک قطرہ تک نہ دیا اور اسی حالت میں پہاڑ سی یہ رات گزر گئی۔

میرے ماں باپ جب سو کر اٹھے تو میں نے معافی چاہتے ہوئے دودھ کا پیالہ پیش کیا۔ ماں باپ نے سیر ہو کر دودھ پیا اور پھر میں نے اپنے معصوم بچوں کو پلایا۔اے پروردگار! تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا' پروردگار! تو اس کی برکت اور وسیلے سے اس چٹان کو ہٹا دے اور ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا دے۔اس شخص کی بات ختم ہوئی تھی کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ چٹان غار کے منہ سے اتنی ہٹ گئی کہ آسمان نظر آنے لگ لیکن باہر نکلنا ممکن نہ تھا۔

اب دوسرے مسافر نے کہنا شروع کیا: ایک بار ایسا ہوا کہ میں نے کچھ مزدوروں کو کام پر لگایا' مزدور جب اپنے کام سے فارغ ہوئے تو مزدوری لینے آئے' میں نے سب کو خوشی خوشی مزدوری دے دی اور وہ مزدوری لے کر اپنے گھروں کو روانہ ہوئے ، ایک مزدور ایسا تھا کہ اس نے مزدوری لینے سے انکار کر دیا اور چلا گیا' مجھے بڑا افسوس ہوا خیر میں نے اس کی مزدوری کی رقم کاروبار میں لگا دی' اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس میں دن دگنی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کے کئی باغ اور کتنے ہی مویشی ہو گئے۔

اب کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دن وہی مزدور چلا آ رہا ہے، اس کے چہرے پر امید اور مایوسی کی ملی جلی کیفیت ہے۔ وہ آیا اور کہنے لگا: اللہ آپ کا بھلا کرے، کئی دن پہلے میں آپ کے ہاں اپنی مزدوری چھوڑ گیا تھا، اس وقت مجھے بڑی سخت ضرورت ہے اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ میری مزدوری مجھے دے دیجیے اور اللہ کا خوف کیجیے انکار نہ کیجیے گا۔

میں نے نہایت سادگی سے کہا: ''بھائی بھلا میں انکار کیوں کروں گا' یہ دیکھیے! یہ گائیں، بھینسیں بکریاں یہ نوکر چاکر سب کچھ آپ کا ہے۔ آپ اطمینان سے یہ سب کچھ لیجیے اور اپنے ساتھ لے جائیے، یہ سن کر وہ شخص بولا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بھائی اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا مذاق نہ اڑاؤ۔ میں نے کہا: بھائی میں ہرگز مذاق نہیں کر رہا۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور یہ سب کچھ تمہارا ہے' مجھے اس میں سے ایک ذرہ روکنے کا کوئی حق نہیں۔

بات یہ ہوئی کہ جب آپ اپنی مزدوری چھوڑ گئے تو مجھے فکر ہوئی کہ میں اس کا کیا کروں، آخر میں نے غور و فکر کر کے اس رقم کو کاروبار میں لگا لیا اور اللہ نے اس میں یہ برکت دی جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ سن کر وہ شخص بہت خوش ہوا اور اپنی گائے' بھینسیں اور نوکر چاکر لے کر خوش خوش چلا گیا۔

پروردگار! تجھے خوب معلوم ہے کہ میں نے سب کچھ صرف تیری خوشنودی کے لیے کیا تھا' اے اللہ! اس عمل کی برکت سے ہمیں اس مصیبت سے نجات دے اور غار کے منہ سے یہ بھاری چٹان اپنی طاقت سے ہٹا دے۔

دعا کرنی تھی کہ چٹان کو اللہ نے غار کے منہ سے کافی ہٹا دیا اور باہر کی روشنی اندر خوب آنے لگی' لیکن اب بھی باہر نکلنا ناممکن تھا۔ تیسرے مسافر نے کہنا شروع کیا: پروردگار! میری چچا زاد بہن تھی جو کہ بہت ہی خوبصورت اور حسین تھی۔ مجھے اس سے محبت ہوگئی اور میں اس کی محبت میں بے تاب رہنے لگا' پھر میں نے رقم جمع کر کے اسے غلط کام (زنا) پر آمادہ کرنا چاہا لیکن اس نے مجھے اللہ تعالیٰ کا خوف دلایا تو میں اپنے شیطانی ارادے سے باز آ گیا کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات کا خوف اور ڈر، عذابِ الٰہی اور اس گناہ کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سمجھ آ گئی تھی۔ میں نے وہ رقم اسے بخش دی اور اس گناہ سے بھی باز رہا۔

اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ یہ سب کچھ میں نے تیری خوشنودی کے لیے کیا۔ اے اللہ! تو اس عمل کی برکت سے ہمیں اس ناگہانی مصیبت سے بچا لے اور غار کے منہ سے اس چٹان کو ہٹا دے کہ باحفاظت اپنے اپنے ٹھکانوں پر پہنچ سکیں۔ تیسرے مسافر نے جوں ہی اپنے الفاظ ختم کیے تو اچانک دھڑام سے چٹان نیچے گری اور غار کا راستہ کھل گیا۔ باہر دیکھا تو موسم بھی صاف تھا اور بادل چھٹ چکے تھے۔ تینوں مسافر اللہ کا شکر ادا کر کے اپنی منزل کی جانب چل دیے۔ (بحوالہ بخاری شریف)

پیارے بچو! اس واقعے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان پر جتنا بھی مشکل وقت آ جائے اسے مدد صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنی چاہیے' کیونکہ دنیا کی ساری قوتیں اور طاقتیں اسی کے کنٹرول میں ہیں۔ اس کے علاوہ ہر کوئی اس کا محتاج ہے صرف اللہ ہی کی ذات ایسی ہے جو ہر کسی کو دیتی ہے اور دے سکتی ہے۔ اس واقعے سے ہمیں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کے لیے اپنے نیک اعمال کا وسیلہ اور واسطہ بھی دیا جا سکتا ہے لیکن جس عمل کا واسطہ دیا جائے اور اسے بطور وسیلہ استعمال کیا جائے ضروری ہے کہ وہ عمل اللہ تعالیٰ کی مرضی اور خوشنودی کے لیے ہو اس میں کوئی خرابی نہ ہو اور وہ عمل اللہ کے رسول ﷺ کی تعلیمات کے مطابق بھی درست ہو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جنت کا مسافر

خلیفۃ المسلمین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کچھ دنوں سے اس فکر میں تھے کہ حمص کی گورنری کے لیے کس کا انتخاب کیا جائے کیونکہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی وفات سے بہت بڑا خلا پیدا ہو چکا تھا کہ اچانک ایک دن ان کے پاس سعید بن عامر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ان کو دیکھتے ہی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا چہرۂ مبارک خوشی سے دمکنے لگا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح سیدنا سعید رضی اللہ عنہ کی بہت عزت کرتے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''اے سعید! میں تمہیں حمص کی گورنری کے لیے بھیجنا چاہتا ہوں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر سعید تڑپ اٹھے اور عرض کیا کہ ''میں اس فتنہ میں نہیں پڑنا چاہتا۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کا جواب سن کر غصے میں بولے: ''آپ لوگوں نے میری گردن پر خلافت کا بوجھ ڈال دیا اور خود اس سے کنارہ کش رہنا چاہتے ہو' اللہ کی قسم! میں آپ کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔'' اس کے ساتھ ہی حمص کی گورنری دے دی اور وہاں سے جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میں آپ کا وظیفہ مقرر کرنا چاہتا ہوں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا کہ ''جو مجھے بیت المال سے ملتا ہے وہ میری ضرورت سے زیادہ ہے' یہ فرما کر آپ حمص کی طرف چل دیے کچھ عرصے کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان علاقوں کے دوروں پر آئے تو حمص کے لوگوں سے ملاقات ہوئی تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اپنے شہر کے لوگوں کی فہرست تیار کر کے مجھے لادو تاکہ میں ان کا وظیفہ مقرر کر سکوں۔'' لوگوں نے فہرست تیار کر کے پیش کی تو اس میں اپنے گورنر کا نام بھی شامل کر دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نام پڑھتے ہوئے جب سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے نام پر پہنچے تو پوچھا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا کہ یہ ہمارے امیر ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تمہارا امیر غریب ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! جو ان کو وظیفہ ملتا ہے؟ وہ غریبوں میں تقسیم کر دیتے ہیں اور خود اسے ہاتھ بھی نہیں لگاتے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو ان پر رقت طاری ہو گئی اور رونے لگے' روتے روتے آپ کی داڑھی مبارک بھیگ گئی، آپ نے فوراً ایک ہزار درہم تھیلی میں بند کیے اور فرمایا کہ اپنے امیر کو میرا سلام کہنا اور یہ تھیلی انہیں دے دینا اور یہ کہنا کہ یہ آپ کے امیر نے بھیجی ہے، جب تھیلی آپ کو ملی تو آپ نے دیکھتے ہی پڑھا:

''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ''

بیوی نے پوچھا: کیا ہوا؟ فرمایا: بہت بڑا حادثہ ہو گیا۔ کیا کسی محاذ پر مسلمانوں کو شکست ہو گئی ہے؟ فرمایا: اس سے بھی بڑا حادثہ ہو گیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پوچھا کہ کیا امیر المومنین وفات پا گئے؟ کہا: اس سے بھی بڑا حادثہ ہو گیا۔ اس سے بڑی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟ فرمایا: یہ دنیا میرے گھر آ گئی تاکہ میری آخرت برباد ہو جائے۔ عرض کیا: آپ اس سے چھٹکارا حاصل کر لیں، چنانچہ آپ نے مختلف تھیلیوں میں دینار رکھ کر فوراً غریبوں میں تقسیم کر دیے۔

www.KitaboSunnat.com

ایک دفعہ حمص کے لوگوں نے اپنے امیر کی چار شکایتیں کی:

① جب تک کافی دن نہیں نکل آتا، امیر اپنے گھر سے نہیں نکلتے۔

② رات کو کوئی آواز دے تو جواب نہیں دیتے۔

③ وقتاً فوقتاً انہیں جنون کے دورے پڑتے ہیں۔

④ مہینے میں ایک دن گھر سے باہر ہی نہیں نکلتے۔

شکایات دار الخلافہ مدینہ میں پہنچیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو تحقیق کے لیے طلب کیا اور دعا کی اے اللہ! سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے بارے میں میرے نیک گمان کو غلط نہ کرنا، سیدنا سعید بن عامر جب آئے تو ان کے ہاتھ میں عصا زادِ راہ لٹکانے کے لیے ایک ہاتھ میں پیالہ کھانے کے لیے اور کپڑے جو آپ کے جسم پر تھے، ان پر پیوند لگے ہوئے تھے۔ امیر المومنین نے دیکھا تو پوچھا: کیا تمہارے پاس کل یہی سامان ہے؟ عرض کیا کہ اس سے مجھے حاجت نہیں، فرمایا: اے سعید! تمہارے بارے میں اہلِ حمص

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے یہ شکایتیں لگائی ہیں' تمہارے پاس اس کا کیا جواب ہے؟ کہنے لگے: میں ان کی شکایات کا جواب دینا پسند نہیں کرتا، اگر آپ اصرار کرتے ہیں تو بتا دیتا ہوں:

① صبح صبح گھر سے اس لیے نہیں نکلتا کہ میرے پاس کوئی خادم نہیں۔ گھر والوں کے لیے ضروری سامان مہیا کرتا ہوں' پھر لوگوں کی خدمت کے لیے باہر نکلتا ہوں۔

② رات کو کسی کی آواز کا جواب اس لیے نہیں دیتا کیونکہ دن میں صحیح طرح رب تعالیٰ کی عبادت نہیں کر پاتا' اس لیے رات اپنے خالق کی عبادت میں گزار دیتا ہوں اور لوگوں کی باتیں سن کر جواب نہیں دیتا۔

③ جب مجھ پر جنون کے دورے پڑتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو پھانسی دی گئی تو میں بھی مجمع میں موجود تھا۔ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت یاد آ جاتی ہے تو میں پریشان ہو جاتا ہوں' میرا دل ہل جاتا ہے اور اسی عالم میں میں بے ہوش ہو جاتا ہوں۔

④ مہینے میں ایک دن گھر سے اس لیے نہیں نکلتا کیونکہ میرے پاس کپڑوں کے زیادہ جوڑے نہیں' صرف ایک ہی جوڑا ہے جسے مہینے میں ایک دو دفعہ دھوتا ہوں اور جب وہ خشک ہو جاتا ہے تو اسے پہن

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کر باہر نکل جاتا ہوں اور اسی میں کافی دن گزر جاتا ہے۔

سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا چہرہ خوشی سے دمکنے لگا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جاؤ! اور لوگوں کی ایسے ہی خدمت کرو۔'' عرض کیا: مجھ سے امارت کا بوجھ نہیں اٹھایا جاتا، مجھے سبکدوش کر دیجیے۔ فرمایا: ''اللہ کی قسم! کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا۔'' شریعت میں امیر کی اطاعت واجب ہے' اسی لیے آپ واپس حمص چلے گئے۔ اب وہاں جانے کے بعد زیادہ عرصہ زندہ نہ رہے اور خالق حقیقی سے جا ملے ...... یوں جنتی مسافر جنت کی راہوں پر چل پڑا۔

(اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دیو آ گئے

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا شمار اسلام کے نامور سپہ سالاروں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اسلام کے پرچم تلے کئی جنگیں لڑیں اور فاتح رہے۔ وہ بہت دلیر اور شجاع تھے۔ تیراندازی میں بھی اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ جنگ اُحد میں انہوں نے اس طرح تیراندازی کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود انہیں ترکش سے تیر نکال کر دیتے تھے اور داد دے کر ہمت بھی بڑھاتے تھے۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اُس اسلامی لشکر کے سپہ سالار تھے جس نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں بابل اور مدائن کی طرف قدم بڑھائے تھے۔ مدائن اُن دنوں عراق کا دارالحکومت تھا۔ ایرانیوں نے مسلمانوں کے لشکر کی آمد کا سنا تو انہیں روکنے کے لیے دریائے دجلہ پر بنے ہوئے تمام پل توڑ دیے۔ ایرانی اس طرح اسلامی لشکر کو مدائن میں داخل ہونے سے روکنا چاہتے تھے۔

اسلامی لشکر سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی کمان و قیادت میں دریائے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دجلہ کے کنارے پہنچا تو دیکھا کہ تمام پل ٹوٹے ہوئے ہیں اور دریا پار کرنے کا کوئی ذریعہ موجود نہیں۔ یہ صورت حال دیکھ کر لشکر کے کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ دریا کے کنارے پڑاؤ ڈال کر دریا کے پار جانے کا کوئی ذریعہ بنایا جائے۔ بعض کا خیال تھا کہ اس میں بہت سا وقت ضائع ہو گا۔ اس دوران معلوم نہیں کیا حالات پیش آئیں، اس لیے واپس چلے جانا بہتر ہو گا۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تک لوگوں کی یہ مختلف رائیں پہنچیں۔ آپ نے فیصلہ کرنے میں کوئی دیر نہ لگائی اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا:

اے مجاہدین اسلام......! ہم اللہ کا پیغام پہنچانے کے لیے آگے جانا چاہتے ہیں۔ یہ دریا بھی اللہ کی مخلوق ہے۔ یہ نہ تو اللہ کے پیغام کو پہنچانے کے راستے میں رکاوٹ بن سکتا ہے اور نہ ہی اللہ کے حکم کے بغیر ہمیں کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس لیے آؤ اور میرے ساتھ اللہ کی راہ میں قدم آگے بڑھاؤ۔

یہ کہہ کر سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنا گھوڑا دریائے دجلہ میں ڈال دیا۔ آپ کی پیروی میں ہزاروں مجاہدوں نے اللہ کا نام لے کر اپنے گھوڑے دریائے دجلہ میں ڈال دیے۔

ایرانی فوج دریا کے اُس پار موجود تھی۔ اُن کو یقین تھا کہ مسلمانوں کے پاس دریا پار کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے، لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہزاروں افراد گھوڑوں پر سوار دریا کو اس طرح عبور کرتے چلے آ رہے ہیں جیسے خشکی پر چلتے آ رہے ہوں۔ یہ منظر اور مسلمانوں کا بے خوفی سے اس طرح دریا پار کرنا دیکھ کر اُن پر مسلمانوں کی اس قدر ہیبت طاری ہوئی کہ وہ چیخ چیخ کر یہ پکارتے ہوئے بھاگ گئے کہ:

''دیو آ گئے، دیو آ گئے۔''

❀❀❀

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اہم کپڑا

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ عمرؓ کے پاس کپڑوں کے کچھ جوڑے یمن سے آئے، جن کو آپ نے لوگوں میں تقسیم کرنا چاہا، ان میں ایک جوڑا خراب تھا، آپ نے سوچا اسے کیا کروں؟ یہ جسے دوں گا وہ اس کے عیب دیکھ کر لینے سے انکاری ہوگا۔ آپ نے اسے لیا اور اپنی نشست گاہ کے نیچے رکھ لیا اور اس کا تھوڑا سا پلہ باہر نکال دیا۔ دوسرے جوڑوں کو سامنے رکھ کر لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ اب سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ آئے، آپ تقسیم میں مصروف تھے اور آپؓ اس جوڑے کو دبائے ہوئے تھے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے اس جوڑے کو گھورنا شروع کر دیا اور بولے:

یہ کیا ہے، اس میں کیا وصف ہے؟

"آپؓ نے فرمایا: تم اسے چھوڑ دو"

اب زبیر رضی اللہ عنہ نے مطالبہ کیا کہ یہ جوڑا مجھے دو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پختہ اقرار لیا اور شرط طے کر لی کہ اسے قبول کرنا ہوگا اور پھر واپس نہ ہوگا' پھر نیچے سے نکال کر ان پر ڈال دیا، جب زبیرؓ نے اس کو دیکھا تو وہ خراب نکلا تو کہنے لگے: میں تو اس کو لینا نہیں چاہتا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بس بس! اب ہم آپ کے حصے سے فارغ ہو چکے ہیں، اس کو ان ہی کے حصے میں لگایا اور واپس لینے سے انکار کر دیا۔ (یاد رہے کہ یہ فروخت کا مال نہ تھا، اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ خریدار پر عیب ظاہر کیا جائے، یہ تو مفت کا معاملہ تھا)۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خادم خلیفہ اور گمنام مسیحا

موسم گرما کی ایک شام تھی ۔تازہ ہوا کے خوشگوار جھونکے اور نیلگوں آسمان پر تاروں کا ٹمٹمانا ایک لطف پیدا کر رہا تھا۔ دن بھر گرمی کے بعد شام کی یہ ٹھنڈک انسان کیا پرندوں کے لیے بھی پیغام خواب لے کر آئی۔ مدینہ کا تمام شہر خوابِ غفلت میں پڑا ہوا تھا کہ اس کی گلیوں میں ایک سایہ چلتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ شخص کون تھا جو بسترِ راحت کو چھوڑ کر مدینہ کی گلیوں کے چکر کاٹ رہا تھا؟ یہ مسلمانوں کا بادشاہ تھا اور وہ بادشاہ جس کے نام سے دنیا کی بڑی بڑی سلطنتیں کانپ اٹھتی تھیں، لیکن اس بادشاہت کا مطلب رعایا کی خدمت کے سوا وہ کچھ نہ سمجھتے تھے اور ان کی عادت تھی کہ وہ رات کو جب مدینہ سوتا، گلیوں میں گشت کرتے اور دیکھتے کہ ان کی رعایا کا کوئی فرد مصیبت یا دکھ میں مبتلا تو نہیں ہے۔ اسلام کا یہ فرزند شہر سے باہر پہنچ گیا۔ اس کے سامنے صحرا تھا اور سر پر آسمان کا سایہ تاروں بھری رات۔ یہ پر لطف سماں دیکھ کر ان کی زبان سے خدا کی تعریف میں چند کلمات نکلے اور وہ حمد کرتے ہوئے آگے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بڑھے یہاں تک کہ وہ شہر سے خاصے دور جا چکے تھے۔ اچانک انہیں صحرا میں آگ روشن دکھائی دی۔ اس قدر رات گئے آگ کا جلنا ایک حیرت واستعجاب کا باعث تھا۔ اس لیے وہ آگے بڑھے اور انہیں ایک خیمہ دکھائی دیا۔ جب نزدیک پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ صحرائے عرب کا یک بدو خیمہ کے باہر سر جھکائے کسی گہری سوچ میں آگ کے پاس بیٹھا ہے اور اس کا اونٹ اس پاس کھڑا ہے۔ بدو اس قدر اپنے خیالات میں محو تھا کہ اسے کسی کے آنے کی خبر نہ ہوئی۔

السلام علیکم، نو وارد نے کہا لیکن بدو نے کوئی جواب نہ دیا۔ نو وارد نے تین بار اپنا سلام دہرایا' تیسری بار بدو نے نو وارد کو کوئی مسافر یا بھکاری جان کر سختی سے جواب دیا کہ وہ اپنی راہ لے۔ نو وارد نے اس تلخ کلامی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پوچھا بھائی تمہیں کیا تکلیف ہے جو اس طرح بیٹھے ہو؟

بدو نے چلا کر کہا: جاؤ مجھے تنگ نہ کرو میں نے تم سے ایک بار جو کہہ دیا ہے کہ دور ہو جاؤ! اب جاتے کیوں نہیں؟ اس سختی کے باوجود نو وارد نہایت پیار اور محبت سے اپنا سوال دہرا رہا تھا: بھائی تمہیں کوئی تکلیف ہے جو اس طرح بیٹھے ہو؟

بدو موٹی عقل کا آدمی تھا' جھٹ طیش میں آ گیا اور اٹھ کر خیمہ سے تلوار نکال لایا اور اسے کھینچ کر بولا'' اگر سر کی خیریت چاہتے ہو تو ابھی بھاگ جاؤ'

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ورنہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے' لٹیرے کہیں کے۔"

نو وارد نے نہایت متانت سے جواب دیا: "بھائی غصہ تھوک دو میں کوئی لٹیرا تو نہیں ہوں اور نہ کوئی بھیک منگا۔ میں مدینہ کا رہنے والا ہوں' ذرا سیر کے لیے باہر نکلا تھا کہ صحرا میں آگ روشن دکھائی دی تو یہاں چلا آیا۔ تمہیں دیکھ کر دل نے کہا کہ تم تکلیف میں ہو' بتاؤ میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں؟"

اس نرم کلامی نے بدو کے غصے کو ٹھنڈا کر دیا۔ اس نے پوچھا "تم مدینہ کے رہنے والے ہو تو تم کیا کام کرتے ہو؟"

نو وارد نے جواب دیا: میں لوگوں کی خدمت کرتا ہوں اور ان کی خدمت کرنا میرا فرض ہے۔

بدو: تب تم کسی کے غلام ہو گے؟

نو وارد: میں مسلمانوں کا غلام ہوں اور ان کی خدمت کرنا میرا فرض ہے۔

بدو: پھر تم یہاں کیسے چلے آئے؟

نو وارد: اس لمبی بحث کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ تمہیں کیا تکلیف ہے؟ یہ کہہ کر نو وارد بدو کے پاس بیٹھ گیا۔ ابھی وہ بیٹھنے نہ پایا تھا کہ خیمے کے اندر سے ایک چیخ سنائی دی۔ یہ کسی عورت کی چیخ تھی۔

نو وارد نے پوچھا: بھائی کیا ماجرا ہے؟ درد سے کون چلا رہا ہے؟ بدو نے درد بھرے لہجے میں جواب دیا: بھائی کیا بتاؤں' یہ میری بیوی کی آواز ہے۔ ہم

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چلے آرہے تھے کہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہونے کا وقت نزدیک آ گیا۔اس لیے میں یہاں رک گیا ہوں۔غریب ہوں کسی دایہ کا انتظام نہیں کر سکا۔اب مجھ سے اس کا دکھ دیکھا نہیں جاتا، اس لیے خیمے سے باہر سینے پر پتھر رکھے بیٹھا ہوں۔اللہ سے دعا کرو کہ وہ اس کی تکلیف دور فرمائے۔

نو وارد: بھائی تم بے فکر ہو جاؤ۔میں ایک دایہ کو جانتا ہوں اور اسے ابھی لے کر آتا ہوں۔

بدو: ذرا ٹھہرو تو! دایہ کو فیس کون دے گا؟ میرے پاس اتنے پیسے کہاں؟

نو وارد: اس کی فکر نہ کرو، وہ دایہ بغیر فیس کام کرے گی اور تمہاری بیوی کی تکلیف ان شاء اللہ جلد رفع ہو جائے گی۔

رات نصف سے زیادہ گزر چکی تھی کہ اسلام کا بادشاہ اپنے گھر کو واپس لوٹا۔اس کی بیوی ابھی تک جاگ رہی تھی اور خاوند کی منتظر بیٹھی تھی۔خاوند کو پریشان دیکھ کر پوچھا کہ کیا ماجرا ہے؟ خاوند نے بدو کی عورت کی تکلیف کا ذکر کیا۔پھر کیا تھا وہ نیک بخت خاتون جو اپنے خاوند کی طرح اپنے دل میں دوسروں کے لیے درد رکھتی تھی جھٹ تیار ہو گئی۔

خاوند نے جانے سے پہلے پوچھا ''وہ بہت غریب ہیں' کیا گھر میں کچھ کھانے کا سامان ہو گا؟''

بیوی: صرف آپ کا کھانا ہی ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خاوند: کچھ اور؟

بیوی: تھوڑا سا بکری کا دودھ۔

خاوند: کچھ اور؟

بیوی: آٹا اور زیتون۔

خاوند: کچھ اور؟

بیوی: اور خدا کا نام۔

خاوند: تو سب سامان باندھ لے' میں اونٹ تیار کرتا ہوں تا کہ جلدی پہنچ سکیں۔

بیوی: لیکن ٹھہریں! آپ کھانا تو کھالیں۔

خاوند: میں کھانا کھالوں؟ اللہ جانے انہوں نے صبح سے کچھ کھایا ہے یا نہیں۔

بیوی: تھوڑا سا دودھ پی لیں!

خاوند: جلدی کرو۔ بے چاری عورت کا اللہ جانے کیا حال ہے۔ دیر کرنا فضول ہے' ہاں ساتھ ایک چراغ بھی لیتے چلیں۔تھوڑی دیر میں سامان باندھ لیا گیا۔ اونٹ پر سوار ہوکر دونوں صحرا کی طرف تیزی سے جا رہے تھے اور جلد ہی دونوں بدو کے خیمے پر پہنچ چکے تھے۔ خیمے کے دروازے پر اونٹ رکا اور نووارد اور اس کی بیوی نیچے اترے۔

نووارد نے بدو سے کہا: بھائی یہ میری بیوی ہے' اسے اندر جانے کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اجازت دو تا کہ تمہاری بیوی کی خدمت کر سکے۔

بدو: وہ اندر تشریف لے جا سکتی ہیں لیکن بھائی تمہاری اس ہمدردی کا شکریہ اس کا معاوضہ کیسے ادا کر سکوں گا؟ میرے پاس تو اتنا بھی نہیں کہ کھانا کھا سکتا اور صبح سے بھوکا ہوں۔

نو وارد: معاوضہ اور شکریہ! ان باتوں کو جانے دو۔ نو وارد کی بیوی تو اندر چلی گئی لیکن اس نے اپنا تھیلا کھولا اور اس میں سے اپنا کھانا نکال کر بدو کے سامنے رکھ دیا اور اسے کھانے کے لیے کہا:

بدو نے نو وارد کو بھی ساتھ مل کر کھانے کی دعوت دی' لیکن چونکہ کھانا صرف ایک آدمی کے لیے کافی ہو سکتا تھا' اس لیے نو وارد نے عذر پیش کر دیا۔ بدو نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ جب وہ کھانا کھا چکا تو دونوں میں دوستانہ گفتگو شروع ہوئی۔

بدو: کیا تم مدینہ کے باشندے ہو؟

نو وادر: نہیں میری جائے پیدائش مکہ تھی۔

بدو: تم نے مکہ کیوں چھوڑا؟

نو وادر: میں اپنے آقا کے ہمراہ یہاں چلا آیا تھا۔

بدو: کیا تمہارے آقا نے تمہیں آزاد کر دیا؟

نو وادر: میرے آقا نے مجھے مسلمانوں کی خدمت پر لگا دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بدو: تم نے رسول اکرم ﷺ کا زمانہ دیکھا ہے؟

نو وادر: ہاں بھائی مجھے یہ سعادت حاصل ہے۔

بدو: کیا کبھی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا بھی موقع ملا؟

نو وادر: ہاں بھائی مجھے اللہ کا شکر ہے' ہزاروں دفعہ۔

بدو: تم کیسے خوش قسمت بھائی ہو؟ بھائی یہ بتاؤ کہ آپ ﷺ کی زندگی کیسے گزرتی تھی؟ اور آپ ﷺ کی تعلیم کیا تھی؟

نو وادر: آپ ﷺ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے' سادہ لباس' معمولی خوراک' صفائی کا انہیں بہت خیال تھا۔ علی صبح بہت سویرے اٹھا کرتے اور سب سے پہلا کام بدن کی صفائی کا تھا۔ وہ ہر ایک کام خود اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے۔ کپڑوں میں پیوند خود لگاتے' جوتی خود گانٹھتے' بکری کا دودھ دوہتے اور یہاں تک کہ بعض اوقات گھر میں جھاڑو بھی دے لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''جو شخص مزدوری کر کے اپنا گزارہ کرتا ہے' اس پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔'' وہ غریبوں کی مدد اور یتیموں کی سرپرستی فرماتے' بیوہ عورتوں کا خاص خیال رکھتے' وہ کمزوروں کی ہمت بڑھاتے اور جو آپ کے پاس آتا کبھی مایوس نہ جاتا تھا۔ عورت کی عزت کرتے تھے۔ کبھی ناامید نہ ہوتے تھے۔ بڑی بڑی مصیبتوں کے وقت بھی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ گھبراتے نہیں تھے۔

آپ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی کہ تمام انسان برابر ہیں۔آپ ﷺ گو اللہ کے پیغمبر اور ملکِ عرب کے بادشاہ تھے‘لیکن اپنے آپ کو ہم میں سے ایک خیال فرماتے تھے۔آپ ﷺ بسترِ مرگ پر تھے تو اعلان فرمایا کہ اگر میں نے کسی کا قرض دینا ہو تو آئے اسے ادا کر دیا جائے گا۔چنانچہ ایک شخص کا قرض نبی اکرم ﷺ کے ذمہ نکلا جو اسی وقت ادا کر دیا گیا۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''اللہ کے سامنے شرم سار جانے کی بجائے انسان کے سامنے شرم سار ہو جانا بہتر ہے۔''رسول اللہ ﷺ کی زندگی محبت اور محنت سے پُر تھی۔

بدو: بھائی آپ نے مجھے نماز‘روزہ‘حج اور دوسری باتوں کے متعلق کچھ نہیں بتایا!!

نو وادر: نبی ﷺ کا ان کے متعلق تاکیدی حکم ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز مومن کا روحانی غسل ہے‘جس سے اس کی روح ترو تازہ ہو جاتی ہے۔''آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''نماز اعلیٰ اور شریف زندگی بنانے کا ایک ذریعہ ہے۔''عبادت کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم زندگی کو زیادہ کامیاب بنا سکیں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھتا ہے‘لیکن وہ یتیموں اور غریبوں کی مدد نہیں کرتا تو اس کی نماز بے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

معنی چیز ہے۔ نماز کا مقصد ہمیں راست باز اور دیانت دار بنانا ہے' ہم میں کام کرنے کی قوت پیدا کرنا ہے' ہمیں بے خوف بنانا اور سب سے زیادہ ہمیں عاجزی سکھانا اور وقت کی پابندی کا سبق دینا ہے۔ نماز کیا ہے؟ اپنے بھائیوں سے مل بیٹھنا اور ان کی خدمت کرنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مذہب کا مقصد صرف اسی قدر ہے کہ اللہ اور اس کے بندوں سے محبت کرو۔

خیمے کے اندر سے عورت کے کراہنے کی آواز نے دونوں کو بے چین کر دیا۔ بدو اپنی جگہ سے اٹھا اور خیمے کے سامنے اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ گویا وہ اپنا دکھ اور درد دبانے کی کوشش کر رہا ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنی جگہ پر آن بیٹھا' اور سلسلۂ گفتگو جاری ہوا:

بدو: کیا تم عمر رضی اللہ عنہ کو جانتے ہو؟ سنا ہے کہ وہ بہت سخت مزاج ہیں؟

نو وارد: ہاں' بھائی ان میں یہ ایک بات ضرور ہے۔

بدو: لوگوں نے اس قدر سخت آدمی کو اپنا بادشاہ کیوں منتخب کر لیا ہے؟

نو وارد: بات یہ تھی کہ ان سے بڑھ کر مسلمانوں کا خادم کوئی اور نہ مل سکتا تھا۔

بدو: ''مسلمانوں کا خادم!'' میں تمہاری بات نہیں سمجھا! بادشاہ اور خادم؟

بات ابھی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ اندر سے آواز آئی:

''اے امیر المومنین! اپنے دوست کو مبارکباد دیجیے۔ اللہ نے اسے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بیٹا عطا فرمایا ہے۔''...... ''امیر المومنین'' کا لفظ سن کر بدو پر تو گویا بجلی آن گری ہو۔ نو وارد خود خلیفہ و بادشاہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ خوف سے کانپ اٹھا اور دست بستہ ہو کر عاجزی سے بولا: ''اے امیر المومنین! میری گستاخی معاف فرما دیں' میں نے سخت کلامی سے کام لیا۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بدو کو پیار سے تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

''بھائی! یہ تو معمولی بات تھی مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ کے نزدیک ہم دونوں برابر ہیں۔ اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو اس کے بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ اسلام میں مسلمانوں کا بادشاہ وہی ہے جو ان کی خدمت کرتا ہے۔''

www.KitaboSunnat.com

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

موت کی تلاش میں

آج سے صدیوں بیشتر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے اوج اقبال کے اولین گہوارہ (مدینہ) میں برسرِ حکومت تھے' ایک مرتبہ ریگ زار کے اس طویل سلسلہ میں جو مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک جاتا ہے' نخلستان کا ایک دل فریب قطعہ تھا' جس کے اندر ایک شیریں اور شفاف چشمہ تھا۔ قافلے صحرا کی چُور چُور کر دینے والی مسافت کو طے کر کے جب اس نخلستان میں پہنچے تو اس اللہ کا شکریہ ادا کرتے تھے' جس نے بدن کو جھلس دینے والے طوفانِ ریگ سے ان کو نجات دی اور اس حیات بخش اور روح پرور قطعہ پر ان کو پہنچایا۔ اونٹوں پر سے بوجھ اتار کر وہ اس جگہ قیام کرتے اور اس تازگی بخش چشمہ کے پانی سے اپنی پیاس بجھاتے۔ درختوں کے گھنے اور ٹھنڈے سایہ کے نیچے دوپہر کی آتش فشاں گرمی سے امن پاتے تھے۔ اس عرصہ میں ان کے جانور اِدھر اُدھر ہر چیز پر جو ان کے سامنے آتی منہ مارتے رہتے تھے۔ ان درختوں کے نیچے کچھ جھونپڑیاں بھی تھیں' جن میں وہاں کے شیخ قبیلہ کے خادم

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رہتے تھے جو نخلستان کی نگرانی کرتے تھے۔

اس مختصر سی آبادی کے وسط میں دلکش باغوں سے گھرا ہوا شیخ کا اپنا چھوٹا سا رہائشی بنگلہ تھا۔ اس گوشۂ تنہائی میں امن وسلامتی کا راج تھا اور زندگی کامل اطمینان کے ساتھ گزرتی تھی۔ ایک خوش منظر دوپہر کے وقت کسی شتر سوار نوجوان کو اس دلفریب نخلستان میں گزرنے کا اتفاق ہوا۔ وہ اس باغ میں تھوڑی دیر ستانے کے لیے اتر پڑا۔ اونٹ کو ادھر ادھر چرنے کے لیے چھوڑ کر اس نے خود ندی کے کنارے ایک درخت کے سایہ میں پاؤں پھیلا دیئے۔ سوار چونکہ تکان سے چور چور تھا' خنک سائے نے اسے بہت جلدی گہری نیند سلا دیا۔ اس دوران اس کا اونٹ آزادی سے اِدھر اُدھر پھرتا رہا۔

ہر ایک پودے اور خارداری جھاڑی پر منہ مارتا ہوا وہ راستہ سے ایک طرف نکل گیا اور شیخ کے باغیچہ میں جا گھسا۔ انگوری بیلوں کو اس نے تہس نہس کر دیا۔ باغ کا محافظ ایک بوڑھا متقی انسان اس وقت مسجد کے لیے مصلیٰ بنانے میں مصروف تھا۔ جب اس نے آنکھ اٹھا کر دیکھا اس کے مالک کے باغیچہ کو بہت نقصان پہنچ چکا تھا۔ وہ اپنے عصا کو تھام کر اس کے پیچھے دوڑا اور باغیچہ سے اونٹ باہر نکال دیا۔ زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ دوسرے راستہ سے پھر اس میں گھس آیا۔ بوڑھے آدمی نے دوبارہ اس کو ہانک دیا مگر جانور نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیسری مرتبہ پھر بلہ بولا۔اس مرتبہ بوڑھے مالی نے اونٹ پر اپنی لاٹھی کو گھمایا۔اتفاق سے اس کی لاٹھی اونٹ کے ایک نازک مقام پر لگی جس کی وجہ سے اونٹ دھڑام سے زمین پر گرا اور مر گیا۔

اونٹ کا مالک ابھی تک خوابِ شیریں کے خراٹے لے رہا تھا کہ یہ سارا حادثہ گزر گیا۔اس کے خواب میں بھی یہ سانحہ تھا کہ جو اس اونٹ پر گزرا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ نیند سے بیدار ہوا تو سائے بہت لمبے ہو چکے تھے۔ تمازتِ آفتاب زوال پذیر ہو چکی تھی اور روانگی کا وقت قریب تھا۔ایک نیک مسلمان کی طرح بیداری کے بعد اس کا پہلا کام یہ تھا کہ وہ ظہر کی نماز ادا کرے۔اس نے ٹھنڈے چشمے میں غسل کیا اور وضو کرنے کے بعد اپنے مصلیٰ کو پھیلایا۔نہایت مخلصانہ رکوع اور سجود کے ذریعہ سے اس سایہ خشک شیریں پانی اور آرام کے لیے اللہ کا شکریہ ادا کیا' جس نے اس جان سوز صحرا میں اس کی حفاظت کی۔

اس سے فارغ ہوکر وہ فوراً اپنے سفر کی تیاری پر آمادہ ہوا۔اس نے اپنے اونٹ کو اِدھر اُدھر تلاش کیا لیکن اسے کہیں نہ پایا۔نوجوان نے اپنے دل میں کہا: کس سرزمین میں وہ چلا گیا؟ جونہی وہ اپنے خیال میں کھویا ہوا آگے بڑھا اور شیخ کے باغ میں داخل ہوا۔اس نے اونٹ کو بے حس وحرکت اور سرد پایا۔یہ دیکھ کر اسے سخت صدمہ ہوا' ایسے خوبصورت اونٹ کی موت کا غم جو اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا رفیق زندگی تھا۔ اس سے وہ نہایت غمگین ہوا۔اس کا دل رنج اور دکھ بھر سے گیا۔ باغبان جس نے یہ ارتکاب کیا تھا' وہ اس نوجوان سے معاملہ کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے لیے آگے بڑھا اور اس سے مخاطب ہو کر کہا:

"بیٹا! مجھے معاف کیجئے، یہ ایک اتفاقی حادثہ ہوا ہے۔ میرا ارادہ آپ کو نقصان پہنچانے کا نہ تھا۔ اونٹ باغ کو خراب کر رہا تھا اور میں اس کو باہر نکالنا چاہتا تھا' دو مرتبہ میں نے اس کو باغ سے باہر نکالا مگر یہ تیسری مرتبہ پھر گھس آیا۔اس مرتبہ لاٹھی کی چوٹ مہلک ثابت ہوئی، یہ ایک محض اتفاقی حادثہ ہے اور میں اس پر بے حد متاسف ہوں۔"

نوجوان غم واندوہ کی انتہائی شدت میں اس حادثہ کی تفصیل سننے کے لیے تیار نہ تھا۔ وہ غصے میں آپے سے باہر ہو گیا اور گرج کر بولا:

"بے وقوف بوڑھے!" اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے بڑے بڑے اور مضبوط ہاتھوں سے بوڑھے آدمی کو گلے سے پکڑ لیا' پھر دوبارہ مہیب آواز میں کہا: احمق بوڑھے! تمہیں میرے جانور کو ہاتھ لگانے کی کیسے جرأت ہوئی؟ اس کے ساتھ اپنی پوری طاقت کے ساتھ ضعیف بوڑھے کو ایسی بری طرح جھنجوڑا کہ اس کی کمزور ٹانگیں لڑکھڑا گئیں۔ اس صدمے سے اس کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دل کی حرکت بند ہوگئی اور ایک لمحے میں اس کی روح اس کے جسم سے پرواز کرگئی۔ نوجوان پر اس سانحہ کا فوری اثر ہوا۔ اس کا غصہ ٹھنڈا ہوگیا اور وہ اپنے کیے پر بے حد متعجب تھا۔ وہ افسوس کے ساتھ گہری فکر میں غرق ہوگیا اور اپنے دل میں کہا:

''اس نے بنی نوع انسان میں سے ایک کی جان لی اور اسلام کی پاک حدود سے تجاوز کیا۔''

پیغمبر خدا کا دنیائے اسلام کے نام آخری خطبہ جو آپ ﷺ نے اپنے آخری حج کے موقع پر فرمایا: وہ اپنی پوری طاقت کے ساتھ اس پر ظاہر ہوا۔

''اے لوگو! میرے کلمات کو غور سے سنو! تمہاری جان اور مال آپس میں ایک دوسرے پر ایسے ہی قابلِ حرمت اور عزت ہیں کہ جیسے مکہ معظّمہ، رمضان کا مہینہ اور حج کا دن قابل احترام ہے۔''

پیغمبر کے یہ الفاظ اس کے کانوں میں گونجتے تھے۔ گونجتے تھے اور پھر گونجتے تھے، وہ شرم سے پسینہ پسینہ ہوا جاتا تھا۔

لیکن وقت ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ اس کے دل میں اب آخری سوال یہ تھا کہ اس کو کیا کرنا چاہیے؟ کسی شخص نے اس کو قتل کرتے ہوئے نہیں دیکھا، اسے اپنی جان بچانے کے لیے یہاں سے کھسک

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جانا چاہیے؟ ایک دفعہ اور یہ خیال اس کے دل میں اٹھا وہ غور اور فکر کی انتہائی گہرائیوں میں غرق ہو گیا۔ اپنے آپ کو بچانے کا خیال اس پر غالب آ گیا اور وہ واپس بھاگ جانے کو تیار تھا کہ اس کے اندر سے ایک ہولناک اور مضبوط آواز آئی۔ نہیں! ہرگز نہیں!

اس کے ساتھ ہی اس کے دل نے کہا: یہ ایک غیر مومنانہ حرکت ہے کہ انسان اپنے غصے سے خود مغلوب ہو جائے، یہ ایک دیوانگی تھی ملکی قانون سے بچنا یقیناً دھوکا ہے اور یہ مسلم کی شان شایاں نہیں۔ اپنے دل میں ایک فیصلہ کر کے وہ سیدھا شیخ کے جھونپڑے کی طرف بڑھا اور اپنے آپ کو بوڑھے مالی کے قاتل کی حیثیت سے پیش کر دیا۔

یہ عہدِ فاروقی کا زریں عہد تھا۔ جب سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں خلیفۂ اسلام تھے بے رو و رعایت عدالت میں وہ نوجوان عرب شیخ کی معرفت انصاف کے لیے بھیج دیا گیا اور بوڑھے مالی کے دونوں بیٹے اس کے ہمراہ تھے۔

تھکا دینے والے سفر کے بعد ملزم اور مدعیان پر مشتمل یہ جماعت مدینہ میں پہنچی اور مقدمہ خلیفہ کے حضور پیش کیا گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت آج کل کے ایوانوں کی طرح شان و شکوہ اور رسوم کی عدالت نہ تھی۔ صدر اولیٰ میں سادگی اسلام کا امتیازی نشان تھا۔ ایوانِ عدالت سرکنڈوں کی چھت کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک مسجد تھی۔ جج بھی رعب وشوکت کے لباس میں مزین نہ تھا بلکہ پیوند لگے ہوئے، مگر نہایت ستھرے لباس میں طاقت ور خلیفہ کھجور کی چٹائی پر مسند نشین تھا۔ اس انتہائی سادگی پر بھی مجرم اسے دیکھ کر تھرتھراتا تھا۔ اس کا کڑا انصاف ہی کمزور کا محافظ اور ظالم کو کپکپانے والا تھا۔ جیوری بھی ویسی ہی سادہ تھی اور وہ ان متقی مسلمانوں کی ایک جماعت تھی جو مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آئے تھے اور سب کے سب خدا کا خوف، انصاف سے محبت اور عمل میں خوبی رکھنے والے لوگ تھے۔ ایسے منصف اور ایسی پنچایت کے سامنے وہ نوجوان ملزم پیش کیا گیا جس پر بوڑھے مالی کے قتل کا الزام تھا۔

مقتول کے بڑے بیٹے نے خلیفۂ اسلام کو مخاطب کر کے کہا: ”اے خلیفہ!...... یہ شخص ہمارے نخلستان کے دامن میں آرام پانے کے لیے ٹھہرا، جب یہ نیند کی جھپکی لے رہا تھا تو اس وقت اس کا اونٹ ہمارے شیخ کے باغ میں گھس آیا اور اس نے انگوری باغ کو برباد کر دیا۔ ہمارے باپ نے دو مرتبہ اس کو باغ سے باہر نکال دیا مگر وہ تیسری بار اس میں گھس آیا۔ تیسری بار لاٹھی اس کے کسی نازک مقام پر جا لگی اور وہ مر گیا۔ یہ ایک اتفاقی حادثہ تھا، ہمارے باپ کی نیت بری نہ تھی۔ وہ صرف اپنے فرض کو ادا کر رہا تھا، یہی اس کا کام تھا اور اسی کے لیے شیخ اس کو تنخواہ دیتا تھا۔ یہ نوجوان اس سارے عرصہ میں سویا رہا اور اس کے متعلق اس کو کوئی علم نہ ہوا۔ میرا باپ اگر چاہتا تو اس

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حادثہ سے لاعلمی کا اظہار کرسکتا تھا کیونکہ وہاں چشم دید گواہ کوئی نہ تھا' مگر وہ صداقت شعار مسلمان اور رسول کریم ﷺ کا سچا پیرو تھا۔ وہ جھوٹ بول کر اسلام اور پیغمبر اسلام پر حرف نہ لانا چاہتا تھا۔ اس نے ہمیشہ ہمیں یہ تاکید کی کہ نتیجہ' خواہ کچھ بھی ہو مگر مسلمانوں کو صادق القول ہونا چاہیے۔ وہ کہتا تھا کہ صداقت نبی اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ میں ایک روشن ہیرا تھا۔ نبوت کے مقام پر مبعوث ہونے سے بیشتر ہی وہ ''الامین'' یعنی راست رو کے نام سے معروف تھے۔ ایسا انسان جو اسلامی جذبات سے اس درجہ متاثر تھا اس قدر پست نہیں ہوسکتا کہ وہ محض اپنے کو بچانے کے لیے جھوٹ بولے: وہ اس نوجوان کے قریب آیا نہایت صفائی کے ساتھ امر واقعہ کو بیان کیا اور اس پر متاسف تھا مگر یہ شخص بجائے اس کے کہ اس کی اس لغزش کے اقرار اور افسوس کی قدر کرتا الٹا اس کے کمزور گلے پر لپکا اور اس کو مار دیا۔ بوڑھے آدمی کے بیٹے نے عدالت میں جب اس افسوس ناک واقعہ کو بیان کیا تو وہاں ایک ہول ناک خاموشی طاری ہوگئی۔ خلیفہ نے اس سکوت کو توڑتے ہوئے زوردار اور صاف الفاظ میں ملزم سے کہا: اس نوجوان کے جواب میں تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ نوجوان جس کا چہرہ شرم اور ندامت کے مارے جھکا ہوا تھا بولا: حضرت میں کچھ کہنا نہیں چاہتا اور نہ صفائی پیش کرنا چاہتا ہوں' میرے ہاتھوں نے جو ارتکاب کیا ہے اس سے میں نہایت شرمندہ اور رنجیدہ ہوں' میں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس کی سزا میں اپنی جان کو ہیچ سمجھتا ہوں۔ مجھے جس کا زیادہ دکھ ہے کہ میں نے اسلام کی اعلیٰ تعلیم سے روگردانی کی ہے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ایک مسلمان کو بوڑھے کی عزت کرنی چاہیے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنی آخری تڑپ یوں ظاہر کی تھی کہ مسلمان کی جان' مال اور عزت قابل حرمت ہے۔ آہ! میں نے کوئی احترام نہ کیا' میں اپنے آپ میں نہ رہا اور اس کی موت کا باعث ہوا' میں کوئی عذر پیش کرنا نہیں چاہتا بلکہ اقبالِ جرم کرتا ہوا اپنے آپ کو قانونِ شریعت کے سپرد کرتا ہوں۔

حاضرین مسجد نے اس کی مومنانہ جرأت کی تعریف کی کہ اس نے موت کے بالمقابل صداقت کو اختیار کر لیا۔ خلیفہ نے کہا: بہت خوب! میرے فرزند بہت خوب!! یہ وہ اعلیٰ کردار ہے جو ایک فرزندِ اسلام کے شایانِ شان ہے۔ خطا کے سرزد ہو جانے پر تم فوراً ندامت کے اظہار اور توبہ کے اقرار پر تیار ہو گئے ہو' بلاشبہ تمہاری حیثیت اس وقت ایک قاتل کی ہے' لیکن تمہاری قابلِ فخر صداقت پسندی پر تمہیں مبارک باد دیتا ہوں۔ یہ وہ خوبی ہے جس کی توقع اسلام اپنے ہر ایک فرزند اور دختر سے رکھتا ہے' موت اس کے سامنے ہی کیوں نہ کھڑی ہو مگر مسلمان کو کبھی ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ وہ جھوٹ بولے۔ جو شخص جھوٹ بولتا ہے' وہ بزدل اور نامراد انسان ہے۔ خوش ہوں کہ اس نازک وقت اور ابتلاء کی کٹھن منزل میں تم اسلام کے بہترین فرزند ثابت ہوئے ہو' مجھے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس بات کا افسوس ہے کہ اس معاملے میں تمہارے ساتھ کچھ رعایت نہیں کی جا سکتی۔ شریعت کا نفاذ نہایت ضروری اور لابدّ ہے۔ تمہیں موت کی سزا دی جائے گی' یہ جیوری کا فیصلہ ہے۔

نوجوان نے جواب دیا: اے خلیفہ! تمہیں متاسف نہیں ہونا چاہیے' مسلم وہی ہے جو اللہ کی مشیت پر راضی ہوتا ہے' اس کی یہ قضا تھی کہ میں قتل کیا جاؤں' میں خوشی سے اللہ کی اس رضا کو قبول کرتا ہوں' اب میری ایک آخری درخواست ہے' وطن میں مجھ پر کچھ قرض واجب الادا ہے' جو میرے دل میں یہ خلجان پیدا کرتا ہے کہ میں اللہ کے حضور اس حالت میں کیسے حاضر ہوں گا؟ جب کہ میں نے بندگانِ خدا اور اپنے بھائیوں کے حقوق کو سلب کیا ہو' میں قاتل بے شک ہوں' لیکن میں آپ کو بددیانت کہلوانا نہیں چاہتا' مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ کس طرح پیغمبر اسلام اپنے بستر وصال پر قرض کے بارے میں فکرمند تھے' انہوں نے صاف طور پر دریافت کیا' آیا میرے ذمہ کوئی قرض تو نہیں، اگر ہو تو اس کو ادا کیا جائے۔ اگر میں نے کسی پر کوئی جبر کیا ہو' تو وہ بھی اس کے عوض فدیہ لے لے۔ میں چاہتا ہوں کہ دنیا کو ایسی حالت میں چھوڑوں کہ میرا دامن ہر قسم کے داغ سے پاک ہو۔ انسان کے رُوبرو شرمندہ ہونا بہتر ہے' اس سے کوئی اللہ کے سامنے شرمندہ ہو۔ میں التماس کرتا ہوں کہ مجھے واپس گھر پر جانے کی اجازت دیجیے تاکہ قرض ادا کروں' میری یہی آخری

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

درخواست ہے۔

خلیفہ اور مسلمانوں کی جماعت نوجوان کی اس درخواست پر پھر اس کی تعریف میں سرشار تھی۔سب نے بالاتفاق کہا کہ اس شخص کے اندر ادائے امانت کا کس قدر بلند جذبہ ہے؟ موت کے تختہ پر بھی صرف ایک ہی فکر اس کے لیے تکلیف دہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اس نے اپنی موت سے پہلے کسی ایک شخص کے حق کو ادا نہیں کیا۔افسوس ہے اسلام کا ایسا قابل فخر فرزند مارا جا رہا ہے اور اس کے بچاؤ کی کوئی تدبیر نہیں۔شریعت لوگوں کی پرواہ نہیں کرتی' اسے ضرور موت کا منہ دیکھنا پڑے گا۔لیکن وہاں ہر شخص کی یہ دلی خواہش تھی کہ اس کی آخری درخواست کو قبول کیا جائے۔خلیفۂ اسلام نے فرمایا: ایسا ہی ہونا چاہئے' تمہیں اپنی خواہش پورا کرنے کا موقع دیا جاتا ہے لیکن اس کے لیے تمہیں کوئی اپنا ضامن پیش کرنا ہوگا۔جو اس بات کا ذمہ لے کہ تم پھانسی کے مقررہ وقت پر واپس آ جاؤ گے۔نوجوان نے جواب دیا:اے اللہ کے خلیفہ: میرا موثق عہد ہی میرا ضامن ہے، جو میں پیش کرسکتا ہوں اور مسلمان کا عہدِ واثق ہی اس کی گردن کا طوق ہے۔خلیفہ نے فرمایا:تم سچ کہتے ہو ہر ایک فرزندِ اسلام سے یہی توقع ہونی چاہئے کہ وہ اپنے قول اور اقرار کا صادق ہو گو اس کے بدلے میں اُس کو اپنی جان سے ہی ہاتھ کیوں نہ دھونے پڑیں' لیکن دستورِ شریعت کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے اور شریعت صرف

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عہدِ لفظی اور اقرارِ لسانی کو کافی ضمانت تسلیم نہیں کرتا' تمہیں ضرور کوئی ضامن پیش کرنا ہوگا۔

خلیفۂ اسلام کے ان الفاظ نے نوجوان پر مایوسی کی ایک لہر دوڑا دی کیونکہ وہ اس جگہ محض اجنبی تھا' کون ایسا شخص ہو سکتا تھا جو اس غریب الوطن کی ضمانت دیتا؟ اور اس کی خاطر اپنی جان خطرے میں ڈال دیتا؟ اس کو کوئی تدبیر نہیں سوجھتی تھی کہ اس کو کیا کرنا چاہیے' یہ ایک نہایت نازک مرحلہ تھا کیونکہ اس کے لوٹ نہ سکنے کی صورت میں ضامن کی اپنی موت یقینی تھی۔ ایک اجنتی پر اس قدر اعتماد رکھنا خطرہ سے خالی نہ تھا' اس نے مایوس نگاہ حاضرین پر ڈالی' لیکن اس کو کسی سے التجا کرنے کی جرأت نہ ہوئی' کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ اس قسم کی التجا کا قبول ہونا آسان نہیں۔ وہ ہمہ تن یاس اور ناامیدی کی تصویر بنا وہاں کھڑا تھا کہ اچانک حاضرین پر حیرت طاری ہوگئی کہ مسجد کے گوشہ میں چٹائی پر بیٹھا ہوا ایک بوڑھا آدمی اٹھ کھڑا ہوا عرض کی: خلیفۂ اسلام! میں آپ کو اس کے لیے بطورِ ضمانت پیش کرتا ہوں، یہ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ اس پر نوجوان کو پھانسی کے مقررہ وقت پر واپس آنے کے اقرار پر رہا کر دیا گیا۔

وہ اپنے معاملات کو صاف کرنے کے لیے اپنے گھر کو جلدی روانہ ہوگیا کیونکہ وہ اللہ کے حضور حاضر ہونے سے بیشتر لوگوں کے حقوق کی ادائیگی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے فارغ ہونا چاہتا تھا' اس کا گھر وہاں سے لمبی مسافت پر تھا۔ وہ عجلت سے دن اور رات سفر طے کرتا رہا کیونکہ اس کی واپسی کا وقفہ قلیل تھا اور اس نے اپنی موت کے لیے جلد حاضر ہونا تھا' اس لیے اس نے کوئی وقت ضائع نہ کیا اور اس قدر تیز رفتاری سے سفر طے کیا کہ حق ادا کرنا اس سے ممکن تھا' یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پہنچ گیا۔

اس کی آمد پر سارے گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی' اس کے ننھے ننھے بچے باپ کو سلام کرنے کے لیے دروازہ کی طرف لپکے اور ایسے تیز بھاگے ان میں سے ہر ایک نے دوسرے سے پہلے اس کے پاس پہنچنے کی کوشش کی' انہوں نے اپنے ننھے ننھے بازو اس کی گردن کے گرد پھیلا دیئے اور اپنے باپ سے پیار کا بوسہ لیا۔ اس کی بیوی اور بوڑھے والدین خوشی اور سرور کا مجسمہ بنے کھڑے تھے کیونکہ انہوں نے راحتِ دل اور آنکھوں کے نور کو گھر واپس آیا ہوا پایا تھا۔ ضعیف والدہ نے آگے بڑھ کر اس کی پیشانی پر پیار کا بوسہ دیا اور یہ خلوص کا پیار اور محبت ایک نعمت غیر مترقبہ تھی جس پر بہت جلد مایوسی چھا گئی۔

نوجوان میں دفعتاً غیر معمولی تبدیلی آ گئی اور اس کے دل میں غم واندوہ کے جذبات امڈ آئے۔ گھر کے بوڑھے لوگوں نے فوراً اس امر کو بھانپ لیا کہ معاملہ کچھ دگرگوں ہے۔ ماں نے خوف زدہ ہو کر پوچھا: تمہیں کیا واقعہ پیش آیا ہے کیونکہ تم اس قدر بدحواس اور پریشان نظر آتے ہو' میرے بیٹے تم پر کیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حادثہ آن پڑا ہے؟ اس پر ایک دو لمحہ تک کامل سکوت طاری رہا اور اس عرصہ میں نوجوان سر کو اپنے ہاتھوں سے تھامے رہا۔ اس کو یہ سمجھ نہیں آتا تھا کہ اس کے گھر والوں کو وہ ہوشربا خبر کس طرح پہنچائے کہ اس کے پیارے اور بوڑھے والدین کے لیے یہ تھوڑا سا وقفہ بھی ایک خاص عرصہ معلوم ہوا۔ ان کی زندگی میں یہ پہلا موقع تھا کہ ان کے بیٹے کی پیشانی پر غم اور فکر کے اثرات اس شدت سے نمودار ہوئے۔ انہوں نے حادثہ کو خطرناک محسوس کیا یہاں تک کہ نوجوان نے اپنا سر اٹھایا اور اپنی ہمت اور طاقت کو مجتمع کر کے اس سکوت کو توڑا۔

"پیاری اماں! جب میں ابھی بچہ ہی تھا آپ نے رسول ﷺ کے زمانہ کے مسلمانوں کی بہادری کے حالات مجھے سنائے تھے کہ انہوں نے غایت درجہ کی سختیوں کو برداشت کیا، لیکن ان کے لب کبھی حرفِ شکایت سے آشنا نہ ہوئے، ایسے جانکاہ حالات میں یہ خدا کی مشیت تھی" ان کا تکیۂ کلام تھا اور ان کی انتہائی خوشی خدا کی رضا پر راضی ہونا تھا۔ ان کو یہ روح فرسا خطرات پیش آئے مگر انہوں نے اپنے دل میں کبھی خوف کو راہ نہ دی، ایسے بے خوف اور نڈر کہ موت ان کے نزدیک بہشت کا کھلا ہوا دروازہ تھا۔ پیاری اماں کیا آپ نے مجھے نہیں بتایا تھا؟"

جب تک وہ نوجوان خطرات بہادرانہ موت اور مسلمانوں کی جانفشانیوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر کرتا گیا' اس کے والدین سانس روک کر یہ سب باتیں سنتے رہے مگر ان کا تفکر ان باتوں سے کوئی نتیجہ نہ اخذ کر سکے' وہ اپنے بیٹے کے لبوں پر ٹکٹکی باندھے کانپتے رہے' اس لیے ان کے دلوں میں طرح طرح کے وسوسے اٹھتے تھے' نہیں معلوم وہ ہمیں کس حادثہ سے دوچار کرتا ہے۔ نوجوان نے اپنے سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے کہا:

''پیاری اماں! آپ نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ مسلمان مائیں اور مسلمان باپ کیسے بہادر تھے؟ جب ان کو ان کے فرض کی طرف بلایا جاتا تھا تو وہ اپنے پیارے بیٹوں کے دلوں میں کس طرح جرأت پیدا کرتے تھے تاکہ وہ پیش آمدہ خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جائیں' ادائیگی فرض یا موت ان کی زندگی کا نصب العین تھا اور وہ یہی تعلیم اپنی اولاد کو پیش آمدہ خطرات کے وقت دیتے تھے۔ آپ غور سے سنیے! اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ ہمارے دعویٔ اسلام کو آزمایا جائے۔ آپ نہایت صبر اور سکون کے ساتھ اس کو سننے کے لیے تیار ہو جائیے۔ اب میں وہ سب آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

جب اس نے اپنے والدین کو اس ہوش ربا سانحہ سننے کے لیے تیار کر لیا تو انہوں نے بھی اپنے بیٹے کو یقین دلایا کہ وہ پیش آمدہ واقعہ کو پوری طرح بیان کر دے' وہ اسلامی روایات کے عین مطابق ان کو صابر پائے گا۔ اس کے بعد نوجوان نے تمام کہانی ان کے سامنے بیان کی یہاں تک کہ آخر پر ان کو یہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بھی بتا دیا کہ کس طرح ایک اجنبی محض مسلمان نے اس کو اپنی ضمانت پر رہا کرا دیا۔ سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے اس نے کہا: میں اب یہاں اس حیثیت میں نہیں ہوں کہ میں اس قبیلہ کا عزیز فرزند ہوں اور اس دلربا گھر میں رہتے ہوئے آپ کے رنج اور غم میں شریک رہوں' بلکہ میں اس لیے یہاں آیا ہوں کہ آپ کو اپنا آخری سلام کہہ سکوں اور چند گھنٹوں کے اندر اندر آپ سے جدا ہو جاؤں۔ یہودی جس کا میں نے قرض دینا ہے' اس کو فوراً بلایا جائے تا کہ میں اس کے قرض سے سبکدوش ہو کر موت کے مقررہ وقت پر وہاں پہنچ سکوں۔

نوجوان نے جب اپنی سرگزشت کو اس طرح من وعن بیان کر دیا تو والدین پر ایک ہول ناک سنسنی چھا گئی۔ آنسوؤں کی ایک مسلسل جھڑی ان کی آنکھوں سے مرجھائے ہوئے چہروں پر لگ گئی۔ اس ناگہانی صدمے سے سنبھلنے میں ان کو کچھ عرصہ لگ گیا۔ سب سے پہلے ماں نے اپنے انتہائی غم کو ضبط کرتے ہوئے کہا: ''اللہ کی مرضی پوری ہوئی' جو تقدیر میں لکھا ہے وہ مٹ نہیں سکتا۔ تمہیں اپنے وعدے کو وفا کرنا چاہیے تا کہ کبھی یہ نہ کہا جائے کہ اسلام کے فرزند نے اپنی جان بچانے کے لیے جھوٹ بولا۔ اتنے میں اس کے یہودی قرض خواہ آ گئے' چونکہ یہ بنیوں کی جماعت انسانی جذبات' رحم و ہمدردی سے یکسر خالی ہوتی ہے' اس لیے وہ دمڑی کے بدلہ میں چمڑی کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پرواہ نہیں کرتے۔انہوں نے جب یہ دیکھا کہ اس شخص کے پاس حساب کوصاف کرنے کے لیے صرف چند ساعات کی مہلت ہے تو ان کو اور بھی شرارت کا موقعہ ہاتھ آیا۔انہوں نے خیال کیا اس وقت جھگڑے کو طول دے کر جو کچھ وہ لے سکتے ہیں' ان کو لے لینا چاہیے اور یہ بھی سوچا کہ اس کے پاس نقدی تو ہے نہیں' وہ یقیناً سامان اور مال مویشی قرض میں دے سکے گا۔ یہ اور بھی فائدہ اٹھانے کا موقع ہے۔

انہوں نے ان کی قیمت بہت ہی کم لگائی جو عام بازاری نرخ سے نصف کے قریب تھی۔نوجوان کی مدد کے لیے اس وقت کوئی نہ تھا اور قرض بھی فوراً ادا کرنا تھا۔اس لیے نوجوان کی جائیداد کا بہت سا حصہ قرض خواہوں کے حوالے کر دیا گیا لیکن نہایت ہی دردناک وقت یعنی جدائی کی گھڑی بھی سر پر کھڑی تھی۔ اونٹ تیار کر کے لایا گیا۔اب اس کو ہمیشہ کے لیے اپنے گھر کو الوداع کہنا تھا' یہ وداعی نظارہ نہایت دل خراش تھا۔والدین نے ایک ایک کر کے آنکھوں سے آنسو بہاتے اور ہچکیاں لیتے ہوئے اپنے بیٹے سے بغل گیر ہو کر اس کی پیشانی پر بوسے دیے۔ہمیشہ ہمیشہ کی علیحدگی کا وقت اور بھی قریب ہوتا گیا۔اس کی نوجوان بیوی شدت غم سے نڈھال ہو گئی۔ بڑھا مگر وہ اس صدمہ کی تاب نہ لا کر زمین پر غش کھا کر گر پڑی۔

نوجوان دل کڑا کر کے جھکا اور اسی بے ہوشی کے عالم میں اس کو الوداعی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بوسہ دیا۔ یہاں تک تو اس نے اپنے صبر کو برقرار رکھا' مگر جب وہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کی طرف مڑا جو قریب کھڑے حیران اور سہمے ہوئے اس نظارے کو دیکھ رہے تھے تو اس کا آہنی دل نرم ہو گیا' وہ ان کے بیچ میں بیٹھ گیا اور نہایت جوش سے ہر ایک کو چومنے لگا۔ جب وہ کھڑا ہوا تو دونوں چھوٹے بچے اس کے گھٹنوں سے لپٹ گئے اور کہا: ابا! ہم بھی آپ کے ساتھ چلیں گے۔ انہوں نے سسکیاں بھر کر رونا شروع کر دیا۔ اس پر نوجوان کی ہمت شکست ہوتی ہوئی نظر آئی اور ننھے ننھے بچوں کی قابل رحم حالت نے جو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ہماری ماں مر گئی ہے اور باپ ہمیں چھوڑ کر کہیں جا رہا ہے' اس کے دل کو پگھلا دیا' وہاں کوئی پولیس اس کی نگران نہ تھی' صرف اقرارِ زبان کی ہتھکڑی اس کے ہاتھوں میں لگی تھی۔ صحرا کے قلب میں رہتے ہوئے قانون اور شریعت کا پنجہ اس کو آسانی سے گرفتار نہ کر سکتا تھا۔ صرف اپنے قول کا پاس خاطر کیا' وہ زندگی بھر کے لیے قبیلہ کی خوشی اور لطف کو پامال کر دے گا؟ ان ننھے ننھے دلوں کو توڑنے کا کیا فائدہ؟ قاتل وہ خود ہے نہ یہ معصوم بچے۔ ان کو کیوں یتیم بنا کر رکھوں اور مصائب کے حوالہ کروں؟ اس قسم کے کئی خیالات اس کے دل میں گزر گئے۔ اس کے جذبات اس کی روح پر غالب آ رہے تھے۔ بالآخر فیصلے کا وقت آ گیا جو اس کے چلے جانے کے لیے ضروری تھا' تا کہ وہ قتل کے مقررہ وقت پر پہنچ سکے' زندگی کے اس نہایت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نازک امتحان کے وقت اس کو کون سا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ وہ اسی خیال میں کھویا ہوا تھا' عزت اس کو موت کی دعوت دیتی تھی۔ والدین بیوی اور بچوں کی محبت نے اس کو اسی زمین میں گاڑ رکھا تھا۔ اس کے دل کے اندر ایک زبردست کش مکش تھی جو فی الحقیقت جسم اور روح کی کش مکش تھی' لیکن یہ حالت کچھ زیادہ دیر تک نہ رہی۔ اس کا اسلامی جذبہ ''پاس عزت'' یکا یک بیدار ہو گیا: ''نہ تو تمہاری دولت اور نہ تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی راہ سے بے راہ کر دے۔'' قرآن کا یہ اعلان اس کے کانوں میں گونجنے لگا اور اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ایک مسلمان کے لیے اپنے وعدہ کا ایفاء اس کے باپ' اس کی ماں اور بچوں سے بڑھ کر قابلِ لحاظ چیز ہے۔ چیخ و پکار اور گریہ زاری کے اس عالم میں وہ اپنے اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہو گیا اور مدینہ کی طرف اپنی موت کی طرف لبیک کہتا ہوا چل پڑا۔ اس کے پیارے ماں باپ اور بچے حسرت سے اس کو تکتے رہ گئے یہاں تک کہ وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

اس عرصہ میں مدینے کے اندر سنسنی پھیل گئی' لوگ مسجد میں جمع ہوئے۔ نوجوان کے ضامن سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے' ہر لمحہ جو وہاں گزرتا تھا' نوجوان کے واپس پہنچنے کی توقع کو قریب لاتا تھا۔ مقررہ وقت آیا اور گزر گیا' نوجوان واپس نہ پہنچا۔ لوگ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے لیے متفکر تھے کہ جن کی زندگی اس وقت خطرہ میں تھی۔ لوگوں میں چہ میگوئیاں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہو رہی تھیں، کوئی کہتا تھا کہ نوجوان نے دھوکا دیا' دوسرا کہتا: غریب ابوذر' خواہ مخواہ مارے گئے' لیکن سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اپنی جگہ مطمئن اور خاموش تھے۔ آپ نے فرمایا: جو تقدیر میں ہے ہو کر رہے گا۔ انسان کی خوشی سے اپنی تقدیر کا خیر مقدم کرنا چاہیے۔ اگر خدا کی مرضی یہی ہے کہ میں اپنی جان دوں تو میں اس کے لیے تیار ہوں۔ آپ نے اپنی آخری خواہش یہ ظاہر کی کہ ان کو نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے' آپ نے وضو کیا اور نماز ادا کی' پھر آپ قتل ہونے کے لیے تیار ہو گئے۔

جب سب کچھ تیار ہو گیا تو دور سے ایک دھندلی سی شکل گرد و غبار میں حرکت کرتی ہوئی نظر آئی۔ خلیفۂ اسلام نے عین اس وقت جب جلاد قتل کے لیے ہاتھ اٹھانے والا تھا۔ ٹھہرو ٹھہرو!! کا حکم دیا اور کہا: ذرا صبر کرو' غالباً نوجوان آ رہا ہے' جلاد نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ لوگوں کی نظریں اس وقت اس شخص کی طرف اٹھ رہی تھیں جو بڑھا چلا آ رہا تھا' لیکن ابھی تک کسی نے اس کو شناخت نہ کیا تھا' جوں جوں وہ نزدیک آتا گیا لوگوں کا یقین بڑھتا گیا۔ سانڈھنی کا سوار تیزی کے ساتھ آ رہا تھا، یہاں تک کہ لوگوں نے پہچان لیا کہ وہی نوجوان ہے۔ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو چاروں طرف سے مبارک باد کی آوازیں آنے لگیں اور خوشی کے نعرے بلند ہو گئے۔ بالآخر نوجوان آن پہنچا۔ جب وہ مسجد میں داخل ہوا تو اس نے افسوس کیا کہ وہ ٹھیک وقت پر نہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہنچ سکا اور لوگوں کو اس قدر انتظار کی زحمت اٹھانا پڑی۔ میں اپنے ناآشنا مہربان سے بالخصوص معافی کا خواستگار ہوں' جنہوں نے میری خاطر اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا۔ ان کو بہت ہی رنج ہوا ہوگا' لیکن میں معذور تھا' پھر اس نے راستہ میں دیر ہو جانے کا واقعہ بیان کیا۔ ہر شخص نے نوجوان کے ایفائے عہد کی تعریف کی اور سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی جاں نثاری کی بھی داد دی۔ خلیفۂ اسلام اس سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے یہ حکم دیا کہ وہ بدلے میں قتل ہونے سے پہلے تھوڑی دیر سستا لے۔

❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سب کے لیے رحمت ومحبت

انسانیت ظلم وستم کی چکی میں پس رہی تھی۔ شرک کی گھٹائیں چھا رہی تھیں ۔ ہر طرف بت پرستی کا دور دورہ تھا۔ توحید مٹتی چلی جا رہی تھی۔ اخلاقیات کا جنازہ نکل رہا تھا۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی راہنمائی کے لیے نبی ﷺ کو رحمتہ اللعالمین بنا کر بھیجا۔ آپ تمام جہانوں کے لیے رحمت تھے۔ انسانوں کے لیے رحمت، حشرات کے لیے رحمت، بچوں کے لیے رحمت اور جانوروں کے لیے رحمت تھے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ ” ایک مرتبہ ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجی تو آپ ﷺ نے اس عورت سے کہا کہ اس اونٹنی سے اپنا سامان اتارلو اسے جدھر جائے جانے دو اور ساتھ ہی فرمایا کہ وہ اونٹنی جس پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار کردی گئی ہو وہ ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔“

ہمارے پیارے نبی ﷺ کس قدر جانوروں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ آپ نے جانور کو برا بھلا کہنے سے بھی منع فرمایا' اسی طرح ایک اونٹ آپ کے پاس آ کر بلبلایا تو آپ کو وحی کے ذریعے بتا دیا گیا کہ اس کا مالک اس سے کام زیادہ لیتا ہے اور چارہ ونگرانی میں کوتاہی برتتا ہے تو آپ ﷺ نے اس کے مالک کو بلایا اور کہا کہ "تیرا جانور شکایت کر رہا ہے' آج کے بعد اس کے کام کے مطابق اس کی پرورش ونگرانی بھی کرنا۔" یوں آپ ﷺ نے جانوروں پر لعنت کرنے کے ساتھ ساتھ منہ پر مارنے سے بھی منع فرمایا۔

آپ ﷺ حیوانات کے ساتھ ہمدردی کا رویہ اپنانے کو بہت پسند فرماتے' آپ نے فرمایا: "ایک گناہ گار عورت جا رہی تھی اسے سخت پیاس لگی، ایک کنویں سے اس نے پانی پیا' جب کنویں کے پاس دیکھا ایک کتا زبان باہر نکالے پیاس کے مارے نمناک زمین کو چاٹ رہا ہے۔ اس کی حالت دیکھ کر اس نے اپنا موزہ دوپٹے سے باندھ کر پانی نکالا اور کتے کو پلایا' اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو قبول فرما کر اس عورت کو بخش دیا۔"

صحابہ رضی اللہ عنہم نے سن کر دریافت کیا: کیا حیوانات کے لیے بھی ہم کو اجر ملے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر ایک جاندار جس کا کلیجہ (زندہ ہے) کے متعلق اجر ملے گا۔"

صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ کی اونٹنی قصویٰ بیٹھ گئی، صحابہ رضی اللہ عنہم اسے مارنا چاہتے تھے کہ آپ نے منع فرما دیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابو داؤد میں سیدنا عبد الرحمن بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ "ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر تھے کہ ایک جگہ ہم نے پڑاؤ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت کے تحت تھوڑی دور چلے گئے' اس اثنا میں ہم نے ایک ننھی سی چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے چڑیا کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا' ہمارا چڑیا کے بچوں کو پکڑنا تھا کہ وہ اپنے پر کھول کر بے قراری کے عالم میں منڈلانے لگی' اس کی بے چینی دیکھ کر ہم لطف اندوز ہو رہے تھے کہ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ سمجھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ "اس کو بچے کی وجہ سے کس نے دکھ پہنچایا ہے؟ اس کے بچے واپس کر دو۔" ہم نے فوراً بچوں کو چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا۔"

آپ رحمتہ اللعالمین تھے۔ آپ کی رحمت صرف انسانوں ہی کے لیے مخصوص نہیں' بلکہ شجر و حجر، دریا و سمندر، کیڑے مکوڑوں اور جانوروں تک پھیلی ہوئی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح سورج کی روشنی سے اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات حرارت و حیات حاصل کرتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے لیے بھی رحمت بنا کر بھیجے گئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں بچوں کو پہلے سلام کرتے' پھر انہیں اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے، ان سے پیار کرتے، خصوصاً اپنے نواسوں سے بہت پیار کرتے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح سیدہ ام سلمہؓ کی بیٹی عمامہ اور ان کے بیٹے کو بھی اپنے کندھوں پر چڑھا لیتے۔

ایک مرتبہ آپ بچوں سے پیار کر رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا: میرے دس بچے ہیں، میں نے تو کبھی کسی سے اتنا پیار نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ آپ کے دل سے محبت نکال دے تو میں کیا کروں۔''

صحیح بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ جب بچوں کے قریب سے گزرتے تو انہیں خود ''السلام علیکم'' کہا کرتے' ان کے سر پر ہاتھ رکھتے اور انہیں گود میں اٹھا لیتے۔

❀❀❀

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے لیے ہماری دیگر تربیتی کتب

www.KitaboSunnat.com

1. جادوگر کا شاگرد
2. خداؤں کا قتل
3. شہزادے کی قربانی
4. بغداد کا تاجر اور بچوں کی عدالت
5. نیکی کی کلیاں
6. ایمان کی روشنی
7. شاہین بچوں کے اقبال
8. حیرت کی انتہاء
9. ناقابل یقین سچائیاں
10. ننھی چڑیا کی بے قراری
11. اندلس کی شہزادی
12. تاشقند کا جوہری
13. لاش غائب ہوگئی
14. بادشاہ کا ہاتھ کاٹ دو
15. فرشتہ بھیس بدل کر آ گیا

دارالابلاغ
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز الفضل مارکیٹ' اردو بازار لاہور
فون نمبر: 042-37361428 0321-8402494 0300-4453358

9-جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر ....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"